اخبار نور افشاں لودہیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۲۵ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۲۳ - جون بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی / سالانہ معہ محصول ۲ للعہ

گلدستۂ اخبارات

بمبئی میں بارش کثرت سے ہو رہی ہے۔ **اضلاع** پنجاب سے کسی ضلع میں دل کھول کر بارش نہیں ہوئی۔ **ایک** اخبار لکھتا ہے کہ مہاراجہ کشمیر کو نہ دوستوں سے ملنے کی اور نہ خط و کتابت کرنے کی اور نہ انگریزی اخبارات دیکھنے کی اجازت ہے۔ **سمرقند** کی طرف روس کے بڑھنے کی خبر روز بروز گرم ہے۔ **اٹلی** نے ابی سینیا پر فوج کشی کی تیاری میں مصروف ہے۔ **بقول** عالم تصویر لاہور کے مشن کالج کو ۲۰ ہزار کی زمین اور ۲۰ ہزار نقد کا سرکار نے وعدہ کیا ہے۔ **چھاؤنی** جالندھر میں بوقت قواعد ایک سپاہی نے حوالدار گنگو لی پر بندوق داغی۔ **روس** مقام کاسیاب پر ہاتھ لگا کر رہا ہے۔ **گجرات** میں سرکاری طور پر منادی ہوئی ہے کہ جس شخص کے گھر کو آگ لگ گئی اسکا چالان عدالت میں ہوگا۔ **کھڑی** فوجیں امداد امیر کے لئے کوشش کر گئیں۔ **ایک** غیر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ مرزا نور وز علی سوداگر امرتسر نے انگلنڈ میں شادی کی ہے۔ **پادری** سمو صاحب بشپ ہربرٹ صاحب کی تواریخ کلیسا کا ترجمہ ہندوستانی میں کر رہے ہیں۔ **مہاراجہ** ٹراونکور نے ۵۰ ہزار روپیہ جوبلی کی یادگاری قائم کرنے کے لئے عطا فرمایا ہے۔ **اس** وقت ہندوستان میں ۹ کارخانہ کاغذ کے ہیں خاص بمبئی میں ۵ ہیں۔ **گمرا** ضلع میں ایک سادھو نے اپنے ساتھی سادھو کو اس کی بد چلنی کے سبب قتل کر ڈالا اسکو پھانسی کا حکم ملا ہے۔ **بمبئی** میں ۱۱۶ انگلو انڈین لڑکیاں کمپوزیٹری کے کام میں ملازم رکھی گئی ہیں۔ **۳۵** برس کے عرصہ میں گریٹ برٹن سے ۷۰ لاکھ آدمی تارک الوطن ہوئے۔ **عام** لکھتا ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا ایک ایجنٹ پنجاب شمال و مغرب میں گھوم رہا ہے۔ **صوبہ** گریٹ کے مسیحی مسلمانی حکومت میں رہنا پسند نہیں کرتے (ظلم کے سبب)۔ **امریکا** میں کاغذ کا نائب اور کاغذ کی توپیں تیار ہوئیں۔ **تو** اور سنو امریکہ میں لکڑی کے بورکا آٹا مصنوعی فروخت ہونے لگا۔ **انگلنڈ** میں رشوت دینا کوئی جرم نہیں البتہ لینا سخت جرم ہے۔ **اٹاری** ضلع امرتسر میں کسی برہمو منادی آریوں کی عنایت سے خوب گت بنائی گئی۔ واہ رے آریو!!!!! **لنڈی** کوتل میں ایک خچی سے کارواں کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ **دہلی** میں پیاری لعل جوہری کے گھر چوری ہوئی چوروں کو سوائے کمہار کے کان کے کچھ ہاتھ نہ لگا۔

کمیٹی تحقیقات کے ذریعہ پنجاب یونیورسٹی کا یہ مسئلہ نتیجہ نکلا کہ مسٹر لاریٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے ایک موٹی رقم رشوت کھا کر طالب علموں کو پرچہ دیدئیے۔ **اسپیر** کنٹف الاخبار بمبئی لکھتا ہے کہ ۵ گرہ میں سزا است و این اطوار + کار صیغہ تمام خواہد شد۔ **جالندھر** میں ایک اندھے عاشق کو عدالت آنریری مجسٹریٹ سے ۳ ماہ قید سخت کا حکم ہوا۔ **آنریبل** سید محمود بیرسٹر ایٹ لا مستقل جج ہائی کورٹ الہ آباد ہوئے۔ **بنارس** کے بہشتی بگڑ بیٹھے۔ میونسپل کمیٹی خود چھڑکاؤ کا انتظام کریگی۔ **منصوری** پہاڑ پر ایک میم صاحبہ نے اپنے خدمتگار کی ڈاڑھی پکڑی جسپر خدمتگار نے میم صاحبہ کی چند مکیں پکڑ خوب مارا۔ عدالت سے خدمتگار کو ۶ ماہ کی قید ہوئی۔ **حضور** ملکہ معظمہ کی جوبلی کی خوشی میں تمام قاتم میں چھٹی منظور ہو گئی۔ اور خاص شہروں میں روشنی بھی ہوگی۔ **شہنشاہ** جرمن علیل ہیں۔ **ولایت** میں فوجی سپاہیوں کے لئے بائی سکل کا تجربہ ہو رہا ہے۔ **روس** نے ختم آب کا دعویٰ چھوڑ دیا مگر اسکے عوض مرغاب اور خشک آدی کی چراگاہیں لے لیں۔ **خبر** اڑی ہے کہ جنرل گارڈن زندہ ہیں +

نور افشاں

مطبوعہ ۲۳-جون پنجشنبہ [illegible]

ہندو-مسلمان-اور عیسائی

بقیہ نمبر ۲

قومی پرورش

(سلسلہ قایم کرنے کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۶ مئی [illegible])

اگر ہم سرسری نظر سے دنیا کی اقوام پر نظر ڈالیں تو ہر ایک قوم میں خواہ کیسی ہی جاہل یا کیسی ہی بے علم و بے خدا کیوں نہ ہو۔ اُنہیں نقصوں کے ساتھ خوبیاں بھی ضرور کچھہ نہ کچھہ پائی جائنگی۔ جنگلی قومیں وحشی اور آدم خور بھی کوئی نہ کوئی قابل تعریف صفت ایسی رکھتی ہیں جس سے اُنکی قومی ہمدردی کا پورا ثبوت مل سکتا ہی۔ اقوام یورپ میں اور صفات کے علاوہ قومی پرورش کی ایسی صفت ہی۔ کہ شاذ کسی قوم میں ہوگی خصوصاً ہماری حکمران قوم انگریز میں یہہ خوبی یا صفت ایسی کوٹ کوٹ کر بھری ہی۔ گویا خالق نے اُنہی کے حصہ میں دی ہی۔ یہاں ہندوستان میں دیکھیئے کہ کسطرح سے اپنی قوم کی پاسداری کرتے ہیں۔ بڑے بڑے عہدہ تو سمجھہ لیجئے کہ انگریزوں کا حق ہوچکا ہی محکمہ ریل تو گویا یوریشین اور یورپشین کے لئے مخصوص ہوچکا ہی اور جو اُنکے علاوہ ہندوستانی ہیں سو قلیل تنخواہ ہونیپر جنکا عدم وجود برابر سمجھنا چاہئے۔ جس عہدہ پر ایک ہندوستانی انٹرنس پاس شدہ ۱۵ماہوار کا نوکر ہوگا اُسی عہدہ پر ایک معمولی لیاقت کا یورشین ۵۰ سے کیا کم پاویگا۔ اس تفاوت کو بے انصافی نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ ہر ایک شخص کو اپنی قوم کا پاس ہوتا ہی جسکے ساتھ قومی پرورش ایک اعلیٰ جز ہی اپنے ہمجنس کو ہمجنس پیار کرتی ہی۔ ہندوستان میں چونکہ مذہب قومیت کی اعلیٰ جز خیال کیگئی ہی اس لئے ہندو ہندو کی اور مسلمان مسلمان کی حمایت کرتا ہی۔ ہندوستان کیلئے اسیکو ہم قومی پرورش کہتے ہیں۔ عام طور پر ہندوستان کی کچہریوں میں دیکھہ لیجئے کہ جہاں ہندو اعلیٰ عہدہ دار ہی۔ اُس کی ہر وقت یہی کوشش رہتی ہی۔ کہ بجائے مسلمانوں کے ہندو بھرتی کئے جاویں۔ ویسے ہی مسلمان ہندوؤں کے بدلے مسلمان بھرتی کرتے ہیں۔ نظیر کے لئے مہدیخاں مرحوم کے عہد کو یاد کیجئے۔ کہ جہاں کہیں وہ با اختیار عہدہ دار رہے۔ مسلمانوں خصوصاً اپنے لوگوں کو سرکاری ملازمت میں داخل کرتے رہے۔ چنانچہ اُنکے لگائے ہوئے پیڑ ابھی تک سرسبز و پھلدار ہیں۔ اُنمیں سے بعض ایسے ہیں کہ الف سے ب تک نہیں جانتے۔ اگر جانتے بھی ہیں تو اپنا نام صحیح نہیں لکھہ سکتے مگر ۷۰ سے ۸۰ ماہوار کے عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اُسمیں اُنکی قومی پرورش کی نیت کا پتہ ثبوت ملتا ہی۔ ابھی پچھلے دنوں میں مسلمان اخبارات نے واویلا مچا رکھا تھا۔ کہ ہوشیارپور لودیانہ وغیرہ میں تمام دیسی ملازم ہندو ہیں مسلمانوں کے ساتھہ بے انصافی کیجاتی ہی۔ ویسے ہی جہاں مسلمان عہدہ دار ہیں ہندوؤں کے ساتھہ بے انصافی کرتے ہیں خیر کچھہ ہو مگر اُن کی قومی پرورش میں کچھہ شک نہیں۔ اور جو باتیں قومی پرورش کے متعلق ہیں جنکا ذکر ذیل میں کیا جائیگا ان دونوں قوموں میں پورے طور پر پائی جاتی ہی +

(۱) قومی پرورش ملازمت میں (۲) مہمان نوازی

(۳) قومی ہمدردی۔ +

ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ باتیں حسب حیثیت ہندو مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ قومی پرورش کے بابت تو ہم نے ذکر کردیا۔ مہمان نوازی بھی مقدور بھر کرتے ہی رہتے ہیں۔ اگر کوئی مسافر بھی غریب سے غریب کے گھر میں چلا جاوے تو آب و نان ماحضر اُسکے سامنے ضرور لا حاضر کرینگے۔ اگر کوئی غریب سا مسافر اُنکے ٹھاکردوارہ یا مسجد میں جا ٹھہرے تو وہ میں اُسکے لئے کھانا پہنچا دینگے۔ قومی ہمدردی کے لئے مہر علی کی مثال کافی ہی لیکن اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے مسیحی بھائیوں میں یہہ صفات کس درجہ تک ہیں +

اولاً۔ اسوقت تک دیسی مسیحی ہندوستان میں اسدرجہ تک قلیل ہیں۔ کہ آٹے میں نمک بھی نہیں کہہ سکتے۔ ویسی ہی سرکاری اعلیٰ عہدہ دار بھی بہت کم ہیں تاہم جس قدر ہیں اُنمیں کوئی مثال قومی پرورش کی نہیں پائی جاتی۔ یوں تو منصف تحصیلدار ڈپٹی۔ جج۔ وکیل انجنیر۔ ڈاکٹر وغیرہ وغیرہ سب عہدہ اعلیٰ درجہ کے مسیحیوں کو حاصل ہیں۔ مگر نہایت افسوس و حسرت سے ہمکو یہہ کہنا پڑتا ہی۔ کہ ان اعلیٰ عہدہ داروں کو قوم کی پرورش کیطرف مطلق خیال نہیں کرتے کو غیر اقوام کیطرح یہہ کیا کچھہ نہیں کرسکتے۔ مگر غضب تو یہہ ہی۔ کہ کرتے نہیں۔ اور کریں کیا خاک۔ جب اُنکو اس طرف توجہ ہی نہیں۔ خودغرضی کیطرف خیال ہی۔ +

کیا حال زار اپنا سنانے سے فائدہ
شکوہ عبث ہی اُن کی توجہ ادھر نہیں

ہمیں تو یہہ حالت دیکھکر اور قوم کی پست حالی پر نگاہ کرکے اور ان بزرگوں کی عدم توجہ کے خیال سے رونا آتا ہی۔ اور سرد آہوں کے ساتھہ یہی صدا نکلتی ہی۔ کہ الٰہی قوم کے سرپرستوں کو کیا ہوگیا۔ کیوں وہ خودغرض ہوئے۔ کیوں اُنہوں نے اپنی **توند** بڑھالی سب کچھہ آپہی ہضم کئے جاتے۔ ہم یہہ نہیں کہتے کہ غیر اقوام کی طرح دوسروں کے حق تلفی کرکے مسیحیوں کی شکم پری کرو۔ مگر یہہ کہ جو کچھہ غریب بجا اُنکا حق ہی۔ اُنہیں بھی اُسمیں سے کچھہ حصہ دو۔ اُنکی سفارشیں گورنمنٹ تک کرو جو اُنکا درسیع کے لئے اُنکی دنیوی بہتری کی فکر کرو۔ باقی آیندہ

سالی سے شادی

ناظرین اخبارات کو معلوم ہوگا۔ کہ کچھہ مدت ہوئی پرنس آف ویلز نے سالی سے شادی کرنے کے قانون پاس کرنے کی نسبت پارلیمنٹ لنڈن میں عرضی دی تھی۔ جسپر ہیرٹ تک

بحث ہوتی رہی۔ اور آخرکار یہہ قانون پاس ہوگیا۔ اور انگلینڈ میں جہاں آجتک سالی سے شادی کرنا ایک جرم سمجھا جاتا تھا اب عام اجازت ہوگئی۔ اب ایسے شخص پر جو اس قسم کا رشتہ کرنا چاہے یا کرے کوئی قانونی گرفت نہیں ہوسکتی۔ ہندوستانی مسیحیوں کے لئے شادی کا وہی قانون مروج ہے۔ جو انگلستان میں ہے یہہ رسم اگرچہ یہی طور پر ادا کی جاتی ہے۔ مگر ملکی اور شاہی مقرری قانون کے مطابق یہہ کارروائی کرنی پڑتی ہے جس کی تفصیل **پریئر بک** کتاب نماز متعلقہ چرچ آف انگلینڈ میں پائی جاتی ہے۔ ہندوستان کے مسیحی خواہ کسی کلیسیا کے متعلق کیوں نہ ہوں۔ قیصرہ ہند کی رعیت ہونیکے لحاظ سے اُن کو وہی قانون برتنا پڑتا ہے لیکن ہندوستان جیسے ملک میں جہاں نہایت قریب کے رشتہ میں بھی شادی ہوسکتی ہے۔ سالی سے شادی کرنے یا نہ کرنے کے لئے کوئی قانون نہیں اسلئے دیسی مسیحیوں کو سالی سے شادی کرنے پر کوئی قانونی گرفت نہیں ہوسکتی مگر چونکہ انگلستان کے قانون کے خلاف تھا۔ اسلئے چرچ آف انگلینڈ کا کوئی پادری اس قسم کی شادی نہیں کرسکتا تھا اسی واسطے مسٹر جارج لوئیس صاحب جج عدالت خفیفہ کی کی شادی پر جو اُنہوں نے اپنی سالی سے کی ایک پرسبٹیرین پادریصاحب نے نکاح کیا مگر اب جبحال کہ یہہ قانون منسوخ ہوا اور نیا قانون جاری ہوگیا چرچ انگلینڈ کے پادریصاحبان کیوں اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیوں نہیں جسطرح پہلے قانون کے پابند تھے اس دوسرے قانون کے پابند ہوتے۔ وہ کیوں نہیں اس قسم کی شادیاں دیتے اور شادی کرنے والے کو کیوں حقیر سمجھتے ہیں +

ہمنے گذشتہ پرچہ میں مسٹر نجبن کی سالی سے شادی کرنیکی بابت ایک خبر درج کی تھی جسکی مفصل کیفیت اسطرح ہے کہ مسٹر موصوف نے لڑکپن سے کانگڑہ مشن کے متعلق تعلیم و پرورش پائی ہمیشہ خوش اخلاق اور نیک چلن رہا۔ لیاقت اگرچہ اعلیٰ درجہ کی نہیں لیکن اپنے کام کو ہمیشہ سرگرمی اور دیانتداری سے بجا لاتا رہا۔ بہت عرصہ گذرا ہے۔ کہ برسوں سے بنوں مشن سکول کے ہیڈ ماسٹری کے عہدہ پر ممتاز ہوا۔ اُسوقت تک اُنکا ستارہ خوب چمکتا رہا۔ جب تک کہ پادری بیلی صاحب بنوں سے نہیں گئے۔ صاحب موصوف نے مسٹر کھیم چند کو سیکنڈ ماسٹری کے لئے بنوں میں طلب کیا۔ اُسپر پادریصاحب موصوف ایسے مہربان ہوئے۔ کہ اُسکو ہیڈ ماسٹر بنادیا۔ اور ہیڈ ماسٹر کو سکنڈ ماسٹر کردیا۔ تسپر بھی اس مرد آدمی نے اُف نکی جب مسٹر کھیم چند انگلینڈ کو تشریف لیگئے۔ تو پھر مسٹر نجبن کے نصیبوں نے پلٹا کھایا اور یاوری قسمت سے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ ان ایام میں ایک شخص مسمی مسیح دیال بائبل ٹیچر کانگڑہ مشن سے بنوں مشن سکول میں ملازم ہوکر چلا گیا۔ چونکہ لڑکپن سے مسٹر نجبن کا رابطہ کانگڑہ مشن کے لوگوں سے تھا۔ اس شخص کے ساتھ وہ بہت خاطرداری اور محبت سے پیش آئے۔ اس شخص کی دو لڑکیاں تھیں بڑی لڑکی اُسنے مسٹر نجبن سے بیاہ دی۔ مرضی الہی وہ کچھ مدت بعد فوت ہوگئی۔ پھر ہیڈ ماسٹر صاحب ویسے کے ویسے ہی رہ گئے اُنکے سسر نے اُن کو دوسری لڑکی دینے کا وعدہ کیا۔ یہہ بھی راضی ہوگئے۔ جب یہہ بات بنوں کے پادری صاحب کے کان تک پہنچی۔ (جو سکول کے بھی پرنسپل تھے) تو اُنہوں نے مسٹر نجبن کو منع کیا۔ اور کہا کہ شریعت کے خلاف ہے۔ جب مسٹر موصوف نے نہ مانا تو فوراً نوکری سے برطرف کردیا +

اب ہیڈ ماسٹر صاحب اپنی معشوقہ کو ساتھ لیکر راولپنڈی امریکن پرسبٹیرین مشن میں مقیم ہیں۔ اور وہیں سالی سے نکاح کی ٹھہری۔ +

ہمیں نہایت رنج و افسوس ہے۔ کہ اتنی مدت کا ملازم بیچارہ ہیڈ ماسٹر بے قصور اپنے عہدہ سے برطرف کیا گیا ہے۔ اگر اُسنے اپنی سالی سے شادی کی ہے۔ تو کوئی جرم نہیں۔ کوئی گناہ نہیں اول تو یہہ امر ہندوستان کی مزاج کے موافق ہے امریکہ میں عیسائیوں کے درمیان یہہ رسم جاری ہے۔ ہندوستان میں امریکن مشن کے متعلق ایسے نکاح ہوتے ہیں۔ دوم سب سے بڑھکر یہہ بات ہے۔ کہ پارلیمنٹ لنڈن نے انگلستان کے لئے بھی یہہ قانون پاس کردیا ہے۔ تو پھر کس جرم پر بے گناہ مسٹر نجبن اپنے عہدہ سے برطرف کیا گیا ہے۔ ہم بنوں کے پادریصاحب اور خصوصاً پادری کلارک صاحب اور لاہور کے بشپ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اسپر غور فرماویں توجہ فرماویں اور مسٹر نجبن کے مقدمہ پر نظر ثانی کریں اور پھر اُس کو اُسکے عہدہ پر بحال کریں دل لگی کے لئے تو سالی مشہور ہے۔ شادی میں کیا گناہ۔ بھلا خیال کیجیئے۔ اگر مسٹر نجبن گورنمنٹ کا ملازم ہوتا۔ تو کیا وہ نوکری سے برطرف ہوسکتا تھا ہرگز نہیں۔ مشن کی ملازمت پر اسی لئے تو لوگ اعتبار نہیں کرتے۔ کہ

گاہے بسلامی برنجند۔ وگاہے بدشنامے خلعت دہند

قابل توجہہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ

اندنوں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ کی تجویز میں دو ملزم چوری کے اشتباہ میں پیش ہیں۔ ۳ تاریخ ماہ حال کے پرچہ میں ہمنے مختلف واقعات میں ایک خبر درج کی تھی۔ کہ آنا رول ضلع سیالکوٹ میں مس راسٹر صاحبہ کے بنگلہ میں چوری ہوگئی۔ چوروں کا پتہ نہیں ملا۔ اب ہم کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا۔ کہ دو ملزم گرفتار ہوگئے۔ جن کا مقدمہ صاحب ڈپٹی کمشنر کے حضور پیش ہے۔ مفصل کیفیت اسکی اسطرح پر ہے کہ

جن دنوں مس بولس لیڈی سپرنٹنڈنٹ الگزنڈرا سکول امرتسر فوت ہوگئیں۔ تو مس راسٹر صاحبہ امرتسر تشریف لیگئیں اُنکی عدم موجودگی میں یہہ کارروائی ہوئی مس صاحبہ کے سردار مسمی نقو کا یہہ بیان ہے کہ رات کے دو بجے کے قریب چوکیدار نے مجھکو جگا کر کہا کہ کوٹھی کے اندر روشنی ہورہی ہے۔ میں نے کہا کہ کچھ نہیں یہاں ڈاکٹر پادری مارٹن صاحب کی میم صاحبہ فوت ہوگئیں تھیں اُنکی

روح پھر رہی ہوگی (یہہ شخص عیسائی ہی اسکی دلیری اسکے حالات کو ملاحظہ فرمایئے) جب چوکیدار نے زیادہ اصرار کیا تو میں اُٹھا اور پانچ سات آدمی جو ملازم تھے ساتھ لیکر کوٹھی کو گھیر لیا۔ اور ہمکو اندر دو آدمی نظر آئے ہمارے شور سے چور خبردار ہو گئے۔ اور سب کچھ چھوڑ کر باہر نکلے۔ صرف ایک ادویات کی صندوقچی لے بھاگے۔ ہمنے بھی تعاقب کیا اور زد و کوب تک نوبت پہنچی چنانچہ چوروں کو زخم بھی لگے اور اُنکے دو تین کپڑے اور دو لاٹھیاں ہمکو ملیں۔ اتنے میں پولیس بھی آگئی۔ لیکن کچھ پتہ نہ لگا۔ (خیال کیجئے کہ یہہ بنگلہ کوتوالی کے متصل ہی جہاں یہہ کاروائی ہوئی پولیس کا دبدبہ اِس قصبہ میں یہانتک ہو کہ قریب ۳ ماہ کے یہاں چند آدمیوں نے ملکر ڈاکہ مارا۔ ایک کھتری کو لوٹ کر اور آدھ موا کر کے روانہ باشد ہوئے) یہہ بھی غنیمت سمجھا گیا کہ کسیطرح نقصان نہیں ہوا۔ سردار کا یہہ بھی بیان ہی کہ میں چوروں کی شناخت کر سکتا ہوں چنانچہ پولیس نے اُس کی شناخت پر دو آدمیوں کا چالان کر دیا۔ ایک شخص تو مخبری بدمعاش ہی۔ اُس کی بابت تو ہمیں کچھ کہنا نہیں۔ اگرچہ عام خیال ہی کہ وہ شخص اس چوری میں شامل تھا۔ دوسرا شخص قوم کا جھیور ہی۔ یہہ شخص اِس اشتباہ میں پکڑا گیا ہی کہ وہ دن کے وقت اُس صاحب کے پاس دوائی لینے کو آیا تھا۔ سردار کہتا ہی۔ کہ میں اِس شخص کو پہچانتا ہوں کہ یہہ رات کو کوٹھی کے اندر تھا۔ لیکن جہانتک ہمنے تحقیقات کی ہی یہہ شخص بالکل بے قصور ہی +

(۱) یہہ شخص باپ دادوں سے نوکری پیشہ ہی۔ کبھی کسی طرح کا جرم اُس سے نہیں آیا ایسے شخص کو ہرگز جرأت نہیں ہو سکتی کہ کسی یورپین کے مکان پر حملہ کرے۔

(۲) عام طور پر کل علاقہ میں نیکنام مشہور ہی۔ ایک مختار نے جو اُسکے خاندان سے پوری واقفیت رکھتا ہی اور اُس کے گاؤں کے متصل رہتا ہی۔ بیان کیا کہ یہہ شخص بالکل بے قصور ہی۔ اگر اسکا مقدمہ کسی ماتحت عدالت میں ہوتا۔ تو میں ضرور اُس کی وکالت کرتا۔ +

(۳) سردار کا بیان ہی کہ چوروں کے زخم لگے تھے اور اُسکے کسی قسم کی چوٹ کا نشان نہیں۔ پھر نہ معلوم کسطرح اُس کی شناخت ہوئی۔ یا کسی عداوت سے گرفتار کیا گیا +

(۴) اُس علاقہ کے تمام لوگ اُسکی گرفتاری پر دست افسوس ملتے ہیں۔ +

ہم تو کچھ نہیں کہتے صرف اسقدر صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اِس مقدمہ کی خوب تحقیق کریں صرف پولیس یا سردار کی شہادت پر بیچارہ غریب نہ مارا جاوے۔ اگر قصور ثابت ہو جاوے تو سزا دیجاوے ورنہ اُس کی گرفتاری کی وجہ دریافت کیجاوے +

بڑی خوشی کی بات ہی کہ نارووال مشن سکول سے دو امیدوار مڈل میں شامل ہوئے تھے۔ دونوں پاس ہو گئے جنمیں سے ایک **پانچروپیہ** ماہواری پر ملازم بھی ہو گیا پھر بیچارہ اور کیا کرتا۔ آخر شکم پروری بھی تو کسیطرح کرنی ہی اور اپنی محنت کا پھل بھی تو دیکھنا ہی +

سیالکوٹ یوپی مشن کے کسی گمنام دیسی عیسائی کیطرف سے ایک مراسلہ ہماری اُس تحریر کے جواب میں پہنچا ہی۔ جو ہمنے ۲۶ مئی کے پرچہ نورافشاں میں درج کی تھی کہ اُس مشن کے دیسی منسٹر چھوٹی ذات کے عیسائیوں سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن افسوس ہی کہ ہم اِس مراسلہ کو دو سببسے درج اخبار نہیں کر سکتے +

اول یہہ کہ گمنام مراسلہ شایع کرنیکا ہمارا قاعدہ نہیں ہی

دوئم یہہ کہ ایسی تحریر جسمیں پرسنلٹی طور پر کسی کی ذات پر حملہ ہو۔ ہم اُسکو اِس سببسے کہ یہہ شرافت اور متانت اور انسانیت سے بعید ہی۔ درج نہیں کر سکتے۔ لہذا دیسی عیسائی صاحب ہم کو معاف فرماویں +

البتہ اِس میں ایک بات تو غور طلب ہی کہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ دیسی پادری ایسے عیسائیوں سے نفرت نہیں کرتے معلوم ہو کہ جیسے ہمکو کسی معتبر ذریعہ سے خبر ملی ویسے ہی ہمنے شایع کی۔ اغلب ہی کہ دو چار ایسے بھی ہوں۔ جو نفرت نکرتے ہوں اور کچھ ایسے بھی ہونگے۔ جو متنفر ہونگے۔ اور اگر ہماری تحریر میں کچھ غلطی ہی۔ تو بڑی خوشی کی بات ہی۔ کیونکہ ہماری تحریر کا مقصد یہی تھا۔ کہ کسی سے نفرت کرنی جائز نہیں۔ کیونکہ مسیح میں سب ایک ہیں +

ہم اُن اصحاب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں۔ جو اکثر قواعد ڈاکخانہ کے خلاف خطوط وغیرہ بند کرکے بھیجتے ہیں۔ وہ مہربانی سے اس بات میں احتیاط رکھیں۔ مطبع کو خواہ مخواہ محصول کا ضرر بار ہونا پڑتا ہی۔ مثلاً بعض کارڈ کے ایڈریس کی جگہ پر راقم فلاں ہی لکھہ مارتے ہیں بعض لفافہ کو دونو طرف سے پھاڑ کر بکفٹ بھیجدیتے ہیں۔ جرمانہ ہو جاتی اور آنہ میں دینا پڑتا ہی۔ آیندہ ایسے اور بیرنگ خطوط واپس کئے جاینگے

مڈیکل مشن متعلقہ چرچ مشنری سوسائٹی امرتسر کی رپورٹ سے جسکا اہتمام ڈاکٹر ایچ۔ ایم کلارک صاحب کے تعلق ہی معلوم ہوا۔ کہ علاوہ ہسپتال جنڈیالہ۔ سلطانونڈ۔ نارووال کے خاص صدر میں گذشتہ سال میں ۲۲ ہزار ۵ سو ۹۰ مریض دیکھے گئے اور ۴۰ ہزار ۴ سو ۶۹ مریضوں کو اُن کے گھروں میں جاکر دیکھا۔ ۱۶۱ مریض اندور رہے۔ ۴۰۰ بھاری زخم چیرے پھاڑے گئے۔ ۱۲ سو چھوٹے زخم ملاحظہ کئے گئے۔ ایک مریض بھی ضایع نہیں ہوا۔ اس ہسپتال کے پبلک ڈاکٹر صاحب موصوف کے اخلاق کے پبلک کو بہت اعتبار ہی جنڈیالہ اور نارووال کے سرکاری ہسپتال موقوف ہو گئے۔ اب دونوں جگہہ صرف مشن ہسپتال میں جنمیں ڈاکٹر عیسائی ہیں۔ وہ آدمی مسیحی کلیسیا میں شامل کئے گئے +

ماہ حال ۲۴ تاریخ بمقام امرتسر نیو مسیحی نیو **کرسچن ایسوسی ایشن** کی جنرل میٹنگ ہوویگی

مراسلات

بقیہ رسالہ عدم ضرورت قرآن پر منشور محمدی کے ریویو کا

جواب

پھر یوحنا ۱۵: ۹-۱۰ اُسکے حکموں کو حفظ کرنا جو اُنہیں الفاظ ...صریح بتلایا ہے وہ حقیقت میں اُن الفاظ کے ساتھ کچھ تصریحی ...ق نہیں رکھتا ہے- کیونکہ یہہ امر اُس کی رسالت کے متعلق ہے یعنے وہ اِس جہان میں اِس لئے آیا کہ خدا کی مرضی بجالاوے ...انچہ مسیح نے فرمایا کہ میرا کھانا یہہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے ...ی مرضی بجالاؤں اور اُسکا کام پورا کروں یوحنا ۴: ۳۴- اور ...پ کا اُس میں ہونا تو وہ کام پورا کرنے کے لئے ضروری سامان ...و مدد تھی (یوحنا ۸: ۲۹) پس صاحب آپکے معنے سب غلط ٹھہرے اور آپکا مدعا سراسر ضائع ہوا- +

قولہ - اور معجزات کی سند میں اِسوقت پیش کرنے کے لئے خود حضرت مسیح کی گواہی کافی ہے- میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ جو مجھہ پر ایمان لاتا ہے یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اِن سے بڑے کام کریگا کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں- آیت ۱۲- باب ۱۴ یوحنا- اِسلئے کہ عدم الوہیت اِن ایمان لانے والونکی دونو فریق یعنے اہل اسلام اور نصاریٰ کے نزدیک تسلیم کی ہوئی ہے- باوجود اِسکے یہہ لوگ اِس لائق ٹھہرے کہ وہ کام جو حضرت مسیح نے کئے وہ بھی کریں ... غور کا مقام ہے کہ جب اُن لوگوں کو جو حضرت مسیح پر ایمان لانیوالے ہیں وہی کام کرنا جو حضرت مسیح کئے بلکہ اُن سے بھی زیادہ کام کرنا اُنکے لئے جب الوہیت ہونیکی حجت نہیں ہے تو کونسی ہے کہ خدا نے حضرت کے علم الوہیت ہونیکی عجیب دعوے معجزات کو ظاہر کرادے +

اقول - آپنے سوچی تو اچھی مگر پھر بھی کسر رہگئی ہے میں جانتا اور مانتا ہوں کہ معجزات صرف خدا کی قدرت سے ہوسکتے ہیں اور طاقت بشری کے لئے ایسے کام کرنا محال ہے- لیکن جب خدا کسیکو طاقت بخشے تو وہ بھی کر سکتا ہے- الحاصل وہ معجزہ خواہ خدا خود کرے خواہ انسان سے کرادے خدا ہی کیطرف سے ہوگا اور ہر دو طرح اُسکے معجزہ ہونے میں فرق نہیں آویگا یعنے وہ معجزہ ہی ہوگا خواہ خدا کرے اور خواہ انسان خدا کی مدد سے کرے اِسیطرح مسیح اور اُسکے ایمان لانے والوں کے معجزات تو یکساں معجزے ہی ہیں مگر ایمانداروں کے معجزے اُن کو وہ نہیں بنادیتے جو مسیح تھا- وجہہ اِس کی مسیح نے خود ماقبل آئتوں میں بیان کی ہے- یعنے یہہ باتیں جو میں تمہیں کہتا ہوں میں آپ سے نہیں کہتا لیکن باپ جو مجھہ میں رہتا ہے وہ یہہ کام کرتا ہے- آئت ۱۰ اور باپ کا مسیح میں رہنا وہ ہے جو رسول نے بیان کیا کہ الوہیت کا سارا کمال اُسمیں مجسم ہو رہا- قلسیوں ۲: ۹- پھر ایمان لانے والوں کے معجزے مسیح کے نام سے ہونے والے تھے جسطرح نبیوں کے معجزے خدا کے نام سے ہوا کرتے تھے- چنانچہ مسیح نے فرمایا کہ جو کچھہ تم میرے نام سے مانگوگے میں وہی کرونگا- یوحنا ۱۴: ۱۳ اِس سے ظاہر ہے کہ مسیح کے معجزے کرنے میں اور ایمان والوں کے معجزہ کرنے میں کیا فرق ہے- اور اِس سے مسیح کی الوہیت بھی واضح ہوتی ہے- اور آپکا نتیجہ پھر ضائع ہوا- +

اس کے بعد راقم ریویو نے خدا کی ذات اور صفات کی نسبت کچھہ بیان کیا ہے جس کو میں بھی مان سکتا ہوں لیکن جو کلام آپنے یوحنا ۱: ۱-۳ پر کی ہے اُسکو بالکل رد کی جاتا ہوں چنانچہ اُن کی توضیح کی کیفیت ذیل میں بیان کرتا ہوں +

قولہ - کلام کو آیت مذکور میں بمعنے قوت کلامیہ کے لینا جو کہ خدائے غیور کی صفت ہے مضمون سے آیت مذکورہ کے دور ہے- کیونکہ جب کہا کہ (اور کلام خدا تھا) تو روشن ہو گیا کہ اِس آیت میں کلام سے وہ مراد نہیں ہے جو قوت کلامیہ کہ خدائے غیور کی صفت ہے اِسلئے کہ خدا ہونیکا وصف جسطرح جیسے واسطے قوت کلامیہ کے پایا جاتا ہے ازلی ابدی ہے ... اِس آیت میں کلام سے کہیں بھی خدا کی صفت کلام مراد نہیں ہے +

اقول - میں کہتا ہوں کہ یہہ سب باتیں بنانے کے کیا حاصل ہے کہ کلام سے مراد خدا کی قوت کلامیہ نہیں اور صفت کلام مراد نہیں- کیونکہ جب کہا کہ کلام خدا کے ساتھہ تھا اور کلام خدا تھا تو ظاہر ہے کہ وہ کلام کیا تھا- اِس سے کیا مراد ہے- وہ خود خدا اور بذات خدا تھا- صفت وغیرہ کا کیا ذکر ہے اور پھر جن باتوں سے خدا کی خدائی ثابت ہوتی ہے یعنے خلق کرنا وہ بھی کلام کو منسوب کیا گیا ہے تو اُسمیں ایسی ویسی مراد بتلانا عجب طرح جکڑانا ہے- وہ الوہیت جسکو مسیح نے اپنے میں مسکن پذیر بتلایا وہی اُسکا کلام کہا گیا ہے اور اِسی مطلب کو رسول نے اور لفظوں میں یوں بیان کیا ہے کہ کلام مجسم ہوا- سو صاحب اِن الفاظ سے تو مسیح کی الوہیت ثابت ہوتی ہے اور آپکا یہہ قصہ اور ذیل کی توضیح بھی عبث معلوم ہوتی ہے- + باقی آیندہ

روح کا زہر

اے میرے پیارے ناظرین- ہم دیکھتے ہیں کہ تمام عالم میں ایسا کوئی بھی انسان نہیں پایا جاتا ہے جو خواہ مخواہ اُسکی خواہش و تمنا کرے کہ میں کسی قسم کا زہر کھاؤں جس سے میرا یہہ جسم فنا ہو جائے- چنانچہ اب ذرا غور و تامل کی جاوے اگرچہ یہہ جسم جو چند روزہ ہے جس کے بچاؤ کی خاطر ہر قسم کے خورد و نوش میں امتیاز کیجاتی ہے کہ مبادا کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مضر رساں چیز کھا جائیں جس سے صریح ہمارے بدن کا نقصان و زیان ہو- جہانتک ممکن ہے سب کے سب خورد و کلان مرد و زن شاہ و گدا- عاقل و جاہل بلکہ وحشی لوگ بھی اِس بات کا امتیاز رکھتے ہیں- نہایت تعجب کی بات ہے کہ ہمارے پاس علاوہ اِس جسم فانی کے ایک بیش بہا و نایاب لازوال چیز ہے یعنے روح- حیف صد حیف کہ ہم اُسکی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے اور اُسکے لئے کسی چیز کی امتیاز نہیں کرتے بلکہ وہ وہ چیزیں استعمال میں لاتے ہیں کہ جو سراسر اُسکے لئے نقصان دہندہ ہیں طرفہ یہہ ہے کہ یہہ دل لگی کا معاملہ نہیں ہے- باقی آیندہ

مختلف واقعات

موضع چاک ضلع گورداسپور میں کسی لڑکی کی شادی تھی جس کے والدین نے دو جگہہ منگنی کی ہوئی تھی۔ دونوں براتیں ایک ہی موقع پر آگئیں۔ سابقہ منگنی والے کو تو یہہ کہکر ٹالدیا کہ اس وقت تم جاؤ۔ ہفتہ بعد آکر شادی کر لیجانا۔ اُنکے چلے جانے بعد دوسری برات کے دولہا سے دختر کا نکاح کردیا۔ جب سابقہ منگنی والوں نے سُنا۔ کہ ہمسے دغا کیگئی۔ تو وہ بہت سے اوزار لیکر برات کے لوٹنے کو راستہ میں چھپ رہے۔ موقعہ پاکر حملہ آور ہوئے۔ اور لڑکی کو چھین کر لیگئے۔ پولیس میں رپورٹ دیگئی۔ جسپر پولیس نے راہزنوں کو گرفتار کرکے چالان عدالت کیا۔ جہاں سے فیصلہ جدید منگنی والوں کے حق میں ہوا۔ اور مجرموں کو دیوانی میں نالش کرنیکا حکم ہوا +

نور افشاں۔ ہماری رائے میں ایسے والدین کو ضرور کچھہ نہ کچھہ سزا دینی چاہئے اور اس کو بردہ فروشی کا جرم تصوّر کرنا چاہئے۔ جب تک ایسے معاملات میں کوئی عمدہ تدبیر قائم نہیں ہوتی۔ یہہ جاہل ایسی بیہودگیوں سے کب باز آنے لگے ہیں۔ +

پادری ہورس آدم صاحب پر جو شاہجہانپور کے متصل بناہپور کی عیسائی بستی میں انجیل کی بشارت کا کام کرتے ہیں ایک میلہ میں جو کس کے قرب وجوار میں ہوا۔ منادی کرتے وقت لوگوں نے سخت حملہ کیا۔ سُنا ہے کہ وہ پانسو آدمیوں کے گھیرے میں آگئے تھے۔ پر پھرتی کرکے وہاں سے گھوڑے پر سوار ہوکے نکل بھاگے کسی فقیر نے جو مسیحی دین کا بڑا مخالف ہے لوگوں کو مشتعل کرکے فساد پر آمادہ کیا تھا۔ پر خیر گذری کہ پادری صاحب سلامت اُنکے پنجہ سے جانبر ہوئے +

پنجاب گورنمنٹ نے میونسپل کمیٹیوں کے ہاتھ سے ممبروں کو منتخب کرنے کا انتظام نکال لیا بلحاظ نفاق کے اور چند دیگر وجوہات کے باعث اُنکے ہاتھہ سے یہہ استحقاق لے لیا گیا +

سُننے میں آتا ہے کہ بنگال کے لفٹنٹ گورنر صاحب شراب سے پرہیز کرنے کیطرف ایسے بے پرواہ ہیں۔ کہ شراب کی بکری کو بڑھانیکی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ افسوس کہ انکی دوستی آدمیوں سے اکثر بُرے بیجا کام کروانے کی محرک ہوتی ہے۔ اور شراب کا پینا قانوناً روا ہوتا اور رواج پاتا ہے ۔

پروفیسر مکس مولر صاحب نے رکما بائی کے مقدمہ کے ضمن میں یہہ بیان کیا کہ منوسمرتی میں آیا ہے۔ کہ لڑکی کو شادی کرنی چاہئے جبکہ شادی کرنے کے لائق ہو۔ اور مرد کو ۲۵ برس سے کم عمر میں شادی کرنی نہ چاہئے +

تین امریکن پروٹسٹنٹ مشنری جو تفلس (روس) میں رہتے تھے۔ جبراً سائبیریا کو جلاوطن کئے گئے۔ اس جُرم پر کہ وہ لوگوں کو اپنے عقیدہ پر شامل کرنے پر بڑے سرگرم ہیں۔ ان تینوں میں سے ایک پادری صاحب بڑے مشہور اور نامی گرامی آدمی ہیں۔ اور وہاں کے حاکموں کی نظر میں بھی بڑے عزیز تھے +

ایک اخبار لکھتا ہے کہ ملکہ بلاک جشن جوبلی میں شریک ہونے ولایت گئیں۔ سیاجانے والی ہیں +

ای تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا میروی

ایک روسی اخبار کا بیان ہے۔ کہ باشندگان بخارا میں روس کے ساتھہ ملحق ہونے کی تحریک امیر کے روز افزوں ظلم کی وجہہ سے ہے۔ مسلمان ملا اور امیر سلطنت روس کے ساتھہ شامل ہونے کے لئے نہایت متردد بیان کئے جاتے ہیں۔ +

شملہ میں جو ہیضہ کی خبر گذشتہ پرچہ نور افشاں میں تھی [illegible] چند کا کوئی کارسپانڈنٹ اُسکی تردید کرتا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ دو چار سو آدمی کے [illegible] دو چار ہوئے چاہئے۔ مگر سرکاری طور پر اسکی بھی تصدیق نہیں ہوئی +

سرکاری خبریں

اضلاع دہلی و انبالہ و فیروزپور و راولپنڈی و ڈیرہ اسمعیل خان میں بارش ہوئی اور اضلاع حصار و انبالہ و امرتسر و پشاور میں بارش کی ضرورت ہے۔ باستثنائے اضلاع ڈیرہ اسمعیل خان و پشاور جہاں صحت اچھی ہے اور انبالہ جہاں مرض ہیضہ کی چند ایک واردات وقوع میں آئی ہیں صحت عموماً عمدہ ہے۔ نرخ اجناس دہلی میں کسیقدر گراں ہوتا جاتا ہے و شاہپور میں گراں ولیکن بدستور و پشاور میں قیمت بدستور ہے اور سب جگہہ بدستور۔ ملتان میں فصل ربیع سے دانہ نکالا جاتا ہے و راولپنڈی میں فصل درو ہو چکی ہے۔ ڈیرہ اسمعیل خان میں پیداوار اوسط درجہ سے بہت کم ہے۔ شاہپور میں چارہ مویشی کم ہے۔ جالندھر میں قلبہ رانی فصل خریف شروع ہوگئی ہے اور ملتان و شاہپور و پشاور میں کاشت فصل خریف ہو رہی ہے۔ +

پنجاب گزٹ میں ذیل کی تبدیلات کی بابت احکام صادر ہوئے ہیں +

جب ڈبلیو آر ایچ موک صاحب بہادر سی۔ ایس آئی اسسٹنٹ کمشنر رخصت سے واپس آوینگے تو دہلی میں بطور ڈپٹی کمشنر تعینات ہونگے۔ +

ای او برائن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دہلی سے کانگڑہ کو تبدیل ہوئے +

سی۔ ایم ریواز صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کانگڑہ سے لاہور کو بطور قائم مقام کمشنر تبدیل ہوئے +

اور کولڈ سٹریم صاحب بہادر گورداسپور کو واپس جاوینگے۔ +

جب جے۔ آر میکانکی صاحب بہادر گڑگانوں میں بطور ڈپٹی کمشنر واپس آوینگے تو آر۔ ای۔ ینگ ہسبنڈ صاحب بہادر اپنے اصلی عہدہ جونیر سکرٹری جب

فنانشل کمشنر بہادر پنجاب واپس آدینگے۔ +

ڈبلیو جیوس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر کربلی اور ایچ۔ ای۔ اے ویکفیلڈ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کسولی باہم تبدیلی کرتے ہیں +

آر۔ اوڈنی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کو یکم جولائی ۱۸۸۷ع سے ۲ ماہ و ۲۰ یوم کی عاقتی رخصت عطا ہوئی۔ کپتان ایچ پی۔ پی۔ پی صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر آنکے بجائے بطور قائمقام کام کرینگے۔ +

خان بہادر حسین بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور ہزارہ کو تبدیل کئے گئے ہیں +

اخبارات تاربرقی

قسطنطنیہ ۱۴ جون۔ سر ایچ ڈرمنڈ ولف کے پاس حضور ملکہ معظمہ کی تصدیق معاہدہ مصر پہنچ گئی ہے اور اُنہوں نے بابعالی کو اطلاع دیدی ہے کہ برٹش و ٹرکش تصدیقوں کا تبادلہ کرینگے لئے اب وہ صرف سلطانی فرمان کے منتظر ہیں +

لنڈن ۱۴ جون۔ مسودہ اراضی آئرلینڈ ہوس آف لارڈز کی کمیٹی سے پاس ہو گیا ہے +

ہوس آف کامنس میں مسودہ جرائم کا چوتھا اور پانچواں فقرہ منظور ہو گیا ہے +

برلن ۱۵ جون۔ تازہ ترین خبر یہہ ہے کہ شہنشاہ ولیم کی صحت بتدریج ترقی کر رہی ہے۔ اور کل آج وہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے بستر سے اُٹھے +

ولیعہد مع بیگم صاحبہ کے لنڈن روانہ ہو گئے ہیں +

لنڈن ۱۴ جون۔ جیوبلی کے دن جو جلوس ولمیسٹ منسٹر ایبے کو جائیگا اُسکی ترتیب حسب ذیل تجویز کیگئی ہے +

یہہ جلوس جسمیں چالیس سے اوپر گاڑیاں ہونگی تین حصوں میں تقسیم کیا جائیگا پہلے جلوس میں سب سے آگے ہندوستان کے ملکی رؤسا ہونگے اُنکے بعد حضور ملکہ معظمہ کی گاڑی آئیگی جسکے آگے اور پیچھے انگلش شاہی خاندان کے تمام اراکین اور تیرہ اراکین اور جو شاہی خاندان سے قریبی رشتہ رکھتے ہیں اور جنمیں مارکوئیس آف لورن بھی شامل ہیں گھوڑوں پر سوار بطور جلو ہمرکاب ہونگے۔ +

شملہ ۱۵ جون۔ تین سابقہ شفتانستان قصبہ مستنج واقعہ چترال میں پہنچے ہیں اور ہندوستان کیطرف آرہے ہیں یہہ لوگ نہایت تباہ حالت میں ہیں کیونکہ اثنائے سفر میں ایک جگہہ پر لوٹے جا چکے ہیں +

گورنمنٹ ہند نے انکی اس حالت کی خبر پاکر فوراً ایسی تجویز فرمادی ہے جس سے اُنہیں حد ہند پر پہنچنے میں مدد ملے اور توقع کیجاتی ہے کہ وہ تین ہفتہ میں وہاں پہنچ جائینگے +

بمبئی ۱۵ جون۔ آنے والی ڈاک اگنبوٹ کی نسبت سخت تردد پھیلا ہوا ہے۔ نظام پی آو کمپنی کے بہت چھوٹے اور بہت بڑے اگنبوٹوں میں سے ہے۔ یہہ گمان کیا جاتا ہے کہ طوفان سے بچنے کے لئے وہ اپنے معمولی راستہ کو چھوڑ گیا ہوگا یا شاید نکما ہو گیا ہو بہرحال کمپنی اُسکی جستجو کے لئے ایک اگنبوٹ بھیجتی ہے +

عدن سے بذریعہ تار خبر آئی ہے کہ اسٹیمر موسومہ بیڈنگٹن جو بمبئی سے جبرالٹر کو جاتا تھا طوفان میں مفقود الخبر ہو گیا۔ +

لنڈن ۱۵ جون ولیعہد جرمنی معہ اپنی بیگم صاحبہ کے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اور دوسرے شاہی خاندانوں کے اراکین اور خاص سفیر جنمیں دربار پوپ کا بھی ایک سفیر شامل ہے۔ یہاں آرہے ہیں +

حضور ملکہ معظمہ نے مرحمت خسروانہ سے آن بحری اور ملٹری قیدیوں کی نسبت بریت کا حکم صادر فرمایا ہے جو بھاگ جانے اور دوسرے ادنی قسم کے جرائم کے لئے قید تھے

سینٹ پیٹرزبرگ سے لنڈن میں خبریں آئی ہیں جن سے یہہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ نامہ و پیام دربارہ حد افغانستان کے ایک عمدہ نتیجہ کی امید پیدا ہو رہی ہے +

روئداد جلسہ عام میونسپل کمیٹی لودیانہ

واقعہ ۲۳ مئی ۱۸۸۷ع

ماسٹر مولراج صاحب وائس پریزیڈنٹ لالہ گنجید اس صاحب چودھری علی بخش صاحب منشی نظام الدین صاحب سید غلام محمد صاحب لالہ ... صاحب منشی محمد بخش صاحب ممبران +

قاعدہ زیر دفعہ ۹۰ و ۱۱۷ و ۱۱۹ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ع کمیٹی میں پیش ہوئے

قاعدہ ۱ زیر دفعہ +

جو شخص کسی عمارت کی تعمیر یا تعمیر مذکور کرنی چاہے اُسکو لازم ہوگا کہ کمیٹی کو اپنے ارادے کی تحریری اطلاع دے اور ایک نقشہ در تجویز کمیٹی میں پیش کرے جس سے جہت تعمیر کی معلوم ہو لیکن جسکہ وہ عمارت کسی کوچہ یا شارع عام سے ملتی ہو ورنہ کمیٹی زیر دفعہ ۸۸ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ع احکام جاری کرے۔ تجویز ہوئی کہ منظور کیجاوے +

قاعدہ ۲ زیر دفعہ ۹۰۔

درخواست لالہ شیدیال ساہوکار جو بذریعہ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدین مضمون موصول ہوئی کہ قواعد زیر دفعہ ۹۰ میونسپل ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ع بغرض انتظام گھاٹ تعمیر کردہ خود کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ کل ممبر مجتمع ہو کر ترتیب کرنے قواعد ملاحظہ موقعہ بتاریخ ۲۵ مئی ۱۸۸۷ع بوقت ۷ بجے صبح کے کر لیوے۔ +

قاعدہ ۳ زیر دفعہ ۱۱۷۔

۱۔ میونسپلٹی کی حدود کے اندر ایسے جگہہ کا مالک یا قابض جو بار برداری یا خرید و فروخت کرنے کی غرض سے یا آتشبازی یا دیگر منقولہ چیزوں کو رکھتے ہیں یا کرایہ پر دیتے ہیں یا کی تھوک فروشی کرنے میں لائی جاتی ہو جگہہ کو ایک رجسٹر میں درج کریگا جو اس غرض سے کمیٹی میں رکھا جائیگا تشریح۔ جو شخص پورا ٹین کیروسین ایل فروخت کرے تو اُسکی نسبت یہہ کہا جائیگا کہ اُسنے تھوک فروشی کی۔ تجویز ہوئی کہ منظور کیجاوے +

۲۔ قاعدہ ۴۔

ان مقاصد میں سے کسی مقصد کے لئے کوئی نئی جگہہ کمیٹی سے لائسنس حاصل کئے بغیر استعمال نہ کیجائیگی اور لائسنس کی ہر سال تجدید کرائی جائیگی

الف زیر دفعہ ۱۱۹- گاڑی ہائے کرایہ دار قواعد زیر دفعہ ۱۱۹ ہر ایک
شخص جو چار پہیہ کی گاڑی حدود مینوسپل کے اندر کرایہ پر چلاتا ہے
اُسے لازم ہے کہ ایک لائسنس حاصل کرے لائسنس مذکور دفتر
مینوسپل کمیٹی سے جاری ہوگا مگر قبل از جاری ہونے کے گاڑی
اور گھوڑوں اور ساز کا صاحب پریزیڈنٹ یا وائس پریزیڈنٹ اور ایک
ممبر مینوسپل کمیٹی کا ملاحظہ کرینگے لائسنس اس شرط پر دیا جائیگا کہ گاڑی
اور گھوڑہ اور ساز کام میں لائے جانے کے لائق ہوں لائسنس مذکور
اُس سال کے اخیر تک نفاذ ہوگا عطا کیجائیگی مگر قبل از
اختتام سال مذکور منسوخ ہو سکیگی اُسی صورت میں کہ گاڑی ہائے
اور گھوڑہ یا ساز خراب حالت میں پائے جاویں یا لائسنس
دار برخلاف قواعد کمیٹی کے زیادہ شرح سے کرایہ حاصل کرے
فیس جو گاڑی ہائے کی نسبت لیجائیگی حسب تفصیل ذیل ہوگی +
قصہ بابت ہر ایک ایک گھوڑہ کی گاڑی کے +
عہ فی اسپ جو ایک سے زیادہ ہوں +
ب- شرح کرایہ ہر بابت اول گھنٹہ اور ۳ بابت مزید گھنٹہ
زیادہ نہ ہو - تجویز ہوئی کہ منظور کیجاوے +

قواعد زیر دفعہ ۱۱۹ - ج - درباب رجسٹری پیدایش ہائے و اموات
ا- غرض رجسٹری پیدایش ہائے و اموات ایک دفتر رجسٹری
حدود مینوسپل کے اندر قایم کیا جاویگا دفتر مذکور میں جملہ پیدایش
ہائے و اموات کی نسبت جو حدود مینوسپل کے اندر واقعہ ہوں رپورٹ
ہوا کریگی تجویز ہوئی کہ منظور کیا جاوے - مگر کمیٹی کے خاکروب کو اس
امر کا ذمہ وار قرار دیا جاوے کہ کنبے کے سرپرست کو نسبت
یاد دلاوے - اور رجسٹری کروا دے +
۲- جب کوئی پیدایش یا موت اندر حدود مینوسپل واقعہ ہو تو کنبے
کے سرپرست کو لازم ہوگا کہ تاریخ وقوع سے تین روز کے اندر اندر
دفتر مذکور میں ایک رپورٹ کرے تجویز ہوئی کہ منظور کیجاوے +
۳- اگر پیدایش یا موت ایسے کنبے میں واقعہ ہو جہاں کہ
والدہ بچہ مولود یا شخص متوفی ایسے کنبے والے ہیں کہ جن میں
کوئی شخص بالغ نہیں ہے تو محلہ دار اُس محلہ کو لازم ہوگا جس میں موت
یا پیدایش واقعہ ہووے کہ رپورٹ مذکور بحیثیت محلہ دار خود کرے - تجویز ہوئی

غزل

من تصنیف حسنعلی سفیر

اے سالک کلک پھر ہو گہر بار آجکل
دکھلا دے جوہر دُر شہوار آجکل

خوبان دہر کس کے ہیں سب مشتری جمال
ہے گرم کس کے حُسن کا بازار آجکل

بے مثل ہے جو سارے کمال و جمال میں
دل اپنا ہے اُسی سے گرفتار آجکل

پیتے ہیں مفت چشمۂ فضل مسیح سے
آب بقا کے ہیں جو خریدار آجکل

تھے سربمہر راز جو عصر قدیم میں
ذات یسوع نے کھولے وہ اسرار آجکل

مرض گناہ سے خون مسیحا نے دی شفا
چنگا بھلا ہے یہ دل بیمار آجکل

گلچیں کا اُسکو اور نہ باد خزاں کا ڈر
اپنا گل مراد ہے بے خار آجکل

ہیکل خدا کی ہوتی ہے تعمیر در جہاں
بنیاد کفر ہوتی ہے مسمار آجکل

رکھدیں اُٹھا کے شیخ و برہمن نے خود بخود
بالائے طاق سبحہ و زنار آجکل

ہوگا سفر بخیر ہے آسان یہ سفیر
ہے روح پاک اپنا مددگار آجکل

لودیانہ

برسات کا زور آندھیوں نے خاک میں ملا دیا
دو ایک دفعہ تقاطر بھی ہوا - صحت عموماً عمدہ ہے گذشتہ
ہفتہ پیدائش ۳۴ - اموات ۱۷ +

ہمارے پاس اخبار مشیر ہند کا پراسپکٹس پہنچا ہے
یہ اخبار شیخ ظفر الدین کے اہتمام سے ماہ جولائی کے اول
ہفتہ میں جاری ہوگا - شیخ صاحب بڑے لائق و اس کام
میں بڑے تجربہ کار ہیں - کئی ایک نامی اخبارات کے ایڈیٹر
رہ چکے ہیں ہمیں امید ہے - کہ مشیر حقیقت میں ملک کا
خیر خواہ اور ہمدرد مشیر ہوگا - قیمت اسکی سالانہ بلا محصول ...
مقرر ہوئی ہے - ہم خوشی سے اپنے اس شہری ہمعصر کا خیر مقدم
کرتے ہیں - اور ملک کی قدر دانی اور توجہ چاہتے ہیں +

(۴) نامہ نگاروں کی ضرورت (۲)

ہم کو اخبار نور افشاں کے لئے مقامات ذیل میں [illegible]
کی ضرورت ہے - لکھنؤ - الہ آباد - دہلی - حیدرآباد دکن - حیدرآباد
سندھ - بمبئی - سیالکوٹ - ڈیرہ جات - امرتسر وغیرہ میں جن
اصحاب کو ہمارے اخبار کی نامہ نگاری منظور ہو ان باتوں کو
مدنظر رکھکر درخواست بھیجیں - بشرط منظوری اُنکی خدمت میں
اخبار مفت روانہ کیا جائیگا +
۱- آرٹیکل خواہ دینی ہو خواہ ملکی - خواہ اخلاقی - خواہ علمی
مختصر پُر مضمون - مفید عام - +
۲- خبریں معتبر اور ضروری جس سے عام کو فائدہ پہنچے +
۳- پرسنلٹی (شخصی) طور پر کسی کی برائی نہ ہو اور ہتک
آمیز کلمات درج ہوں +
۴- مضمون بلا ناغہ ہفتہ وار آنا چاہئے +

المشتہر - ایڈیٹر نور افشاں

رسید زر

جناب مسٹر کارسٹفن صاحب بہادر

ڈسٹرکٹ جج	لودیانہ	سے
ہیرا سنگھ عیسائی	لودیانہ	۸/
پنڈت رلا رام صاحب	"	صہ/
راحت علی سوداگر	بمبئی (اشتہارات)	سے۸/